Department of Islamic Studies 09/07//2021

M.A. Islamic Studies Semester I. Paper MIS-103

Topic: Ilme Nasikh wa Mansokh.

Dr. Mohd Akram Raza

علم ناسخ الحدیث ومنسوخہ (متعارض حدیثوں میں ناسخ ومنسوخ کا علم)

درایتِ حدیث کے لیے جو علوم درکار ہیں، ان میں دوسرا اہم علم ناسخ ومنسوخ کی معرفت ہے، جب تک فقیہ کو اس علم میں مہارتِ تامہ نہیں ہوتی وہ متعارض نصوص کے درمیان متوازن رائے قائم نہیں کر سکتا۔

نسخ کے لغوی معنی ختم کرنا، زائل کرنا اور مٹا دینا ہے اور اصطلاحِ شریعت میں اس کی حقیقت یہ ہے کہ شارع کی جانب سے حکم سابق کی مدت ختم ہو جانے کو بتلانا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بعض احکام موقت ہوتے ہیں، مدت کے پورے ہونے پر حکم انتہاء کو پہنچ جاتا ہے اور حکم سابق کی جگہ دوسرا حکم دیا جاتا ہے۔

نسخ ایسے حکم میں ہوتا ہے جو مدت اور وقت کی تعیین کا احتمال رکھتا ہو؛ اگر اس میں وقت کی تعیین کا بالکل احتمال نہ ہو تو وہ نسخ کا مورد نہ ہوگا، نسخ کبھی تدریجی ہوتا ہے اور کبھی یکبارگی، تدریجی مثلاً: کنوئیں کے احکام میں رفتہ رفتہ کر کے شدت سے خفت کی جانب لایا گیا اور کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے؛ جیسا کہ نماز کے منافی اعمال میں حرمت کے تعلق سے خفت سے شدت کی جانب لے جایا گیا۔

نسخ کی قسمیں:

نسخ کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں

نسخ منصوص۔

نسخ اجتہادی۔

نسخِ منصوص:

یعنی دلیل نسخ خود کسی مرفوع حدیث میں وارد ہوتی ہو، مثلاً: حدیث مرفوع جس کے راوی حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو، میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے کو منع کیا تھا، اب تم اس کو جتنے دن چاہو رکھو، میں تم کو چمڑوں کے مشکیزوں کے علاوہ میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، اب تم جس برتن میں چاہو بناؤ مگر نشہ کا مشروب نہ پینا۔

(مسلم، كِتَاب الْجَنَائِزِ، بَاب اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، حدیث نمبر: ۱۶۲۳، شاملہ، موقع الإسلام)

دوسرے یہ کہ وہ نسخ کسی ایسی دلیل سے ثابت ہو جو نسخ منصوص کے قائم مقام ہوتی ہے، مثلاً اجماع، یا صحابی کے نسخ کی خبر دینا جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو، بعض لوگوں کا خیال ہے صحابی کا بیان نسخ اجتہادی ہے، نسخِ منصوص کے قائم مقام نہیں ہے۔

اجماع کے ذریعہ ثابت نسخ کی مثال حضرت اسامہ بن زید کی یہ مرفوع حدیث ہے:

ترجمہ: ایک جنس کی چیزوں کو ادھار فروخت کرنے میں سود ہے یا ہاتھ در ہاتھ لین دین کی صورت میں کمی بیشی کرنا سود نہیں ہے۔ (بخاری، كِتَاب الْبُيُوعِ، بَاب بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً، حدیث نمبر: ۲۰۳۲، شاملہ، موقع الإسلام)

یہ حدیث اس حدیث کے معارض ہے جس کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى۔

(مسلم، كِتَاب الْمُسَاقَاةِ، بَاب الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا، حدیث نمبر: ۲۹۶۹، شاملہ، موقع الإسلام) جس کا مقتضاء یہ ہے کہ اشیاء ستہ کا جس کے اتحاد کی صورت میں کمی بیشی کے ساتھ خرید وفروخت کرنا جائز نہیں ہے؛ اگرچہ دونوں عوض کی ادائیگی نقد ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں حدیث اسامہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

ترجمہ: کہ مسلمانوں کا حدیث اسامہ کے مطابق عمل نہ کرنے پر اجماع ہو گیا ہے؛ پس یہ اجماع اس کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔(شرح النووي علی صحیح مسلم، حدیث نمبر:۱۳۹۲، شاملہ، الناشر: دار إحیاء التراث العربي، بیروت)